



## سوال

(32) نماز عید کے بعد "تَقْتَبِلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ" کہنا؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نماز عید کے بعد ایک دوسرے کو "تَقْتَبِلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ" کہنا ثابت ہے؟ (ایک سائل)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں دو مرفوع روایتیں مروی ہیں:

### 1- سیدنا واثناء بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت

الکامل لابن عدی ج 6 ص 2274، دوسرا نسخہ 524/7 وقال: "هذا مسکر۔۔۔" المجروحین لابن حبان 2/301 دوسرا نسخہ 2/319 السنن الکبریٰ للبیہقی 3/319 العلل المتناہیہ لابن الجوزی 1/476 ح 811 وقال: "هذا حديث لا يصح۔۔۔" التدریج فی اخبار قزوین 1/342 ابو بکر الازدی الموصلی فی حدیثہ ق 3/2 بحوالہ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی 12/385-386 ح 5666

یہ روایت محمد بن ابراہیم بن العلاء الشامی کی وجہ سے موضوع ہے۔ محمد بن ابراہیم: مذکور کے بارے میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کذاب (سوالات البرقانی للدارقطنی 423:)

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: وہ شامیوں پر حدیث گھڑتا تھا۔ (المجروحین 2/301 دوسرا نسخہ 2/319)

صاحب المستدرک حافظ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس نے ولید بن مسلم اور سوید بن عبد العزیز سے موضوع حدیثیں بیان کیں۔ (الدرخل الی الصحیح ص 208 ت 191)

2- سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت

(السنن الکبریٰ للبیہقی 3/319، 320 ابوالی ابن شمعون: 277 المجروحین لابن حبان 2/149) دوسرا نسخہ 2/133 بعلل المتناہیہ 2/57-58 ح 900



وقال: "هذا حديث ليس بصحيح" المتاريخ دمشق لابن عساكر (36/69)

اس کے راوی عبد الخالق بن زید بن واقد کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"منكر الحديث" (كتاب الضعفاء للبخاري بتحقيق: 244)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں جسے منکر الحدیث کہوں تو میں اُس سے روایت بیان کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ (التاریخ الاوسط 2/107 دوسرا نسخہ بائیں تاریخ الاوسط 3/582)

معلوم ہوا کہ یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ مکحول اور سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان واسطہ نہ ہونے کی وجہ سے مستقطع بھی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سند کے لحاظ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھئے فتح الباری 2/446 تحت ح 952)

ان مردود روایات کے بعد اب بعض سہار کی تحقیق درج ذیل ہے:

1۔ طحاوی نے کہا:

"قال الطحاوي في مختصر اختلاف العلماء: وحدثنا يحيى بن عثمان قال حدثنا نعيم قال حدثنا محمد بن حرب عن محمد بن زياد الألباني قال: كنا نأتي أبا أمامة ووائلته بن الأستع في الفطر والأضحى ونقول لهما: قبل الله منا ومنكم فيقولان: ومنا ومنكم"

"محمد بن زياد الألباني (ابوسفیان المحضی: ثقہ) سے روایت ہے کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں ابوامامہ اور وائلہ بن اسع (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جاتے تو کہتے:

"تَقْبَلُ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ"

"اللہ ہمارے اور تمہارے (اعمال) قبول فرمائے، پھر وہ دونوں جواب دیتے: اور تمہارے بھی، اور تمہارے بھی۔ (مختصر اختلاف الفقہاء للطحاوی اختصاراً بجزاص 4/385 وسندہ حسن)

اس سند میں یحییٰ بن عثمان بن صالح اور نعیم بن حماد دونوں جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث تھے اور باقی سند صحیح ہے۔

اس روایت کو ابن الترمذی نے بغیر کسی حوالے کے نقل کر کے "حدیث جید" کہا اور احمد بن حنبل سے اس کی سند کا جید ہونا نقل کیا ہے۔ دیکھئے الجواہر السقی (3/319)۔ (320)

2۔ قاضی حسین بن اسماعیل الجاہلی نے کہا:

"عن جبير بن نفير قال: كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا التقوا يوم العيد يقول بعضهم لبعض: تقبل الله منا ومنك"

جبیر بن نفیر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عید کے دن ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے کو "تَقْبَلُ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ" کہتے تھے۔

(الجزء الثاني من كتاب صلوة العيد بين مخطوط مصور ص 22 وسندہ حسن)



اس روایت کی سند حسن ہے اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے فتح الباری (2/446 تحت ح 952)

3- صفوان بن عمرو السکسی (ثقف) سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن بسر المازنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خالد بن معدان (رحمۃ اللہ علیہ) راشد بن سعد (رحمۃ اللہ علیہ) عبدالرحمان بن جمیر بن نضیر (رحمۃ اللہ علیہ) اور عبدالرحمان بن عاتذ (رحمۃ اللہ علیہ) وغیر ہم شیوخ کو دیکھا وہ عید میں ایک دوسرے کو "تَقْبِلُ اللّٰهَ مِنَّا وَمِنْكُمْ" کہتے تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر 26/106 ترجمہ صفوان بن عمرو وسندہ حسن)

4- علی بن ثابت الجزری رحمۃ اللہ علیہ (صدوق حسن الحدیث) نے کہا: میں نے (امام) مالک بن انس (رحمۃ اللہ علیہ) سے عید کے دن لوگوں کے "تَقْبِلُ اللّٰهَ مِنَّا وَمِنْكُمْ" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے ہاں (میینے میں) اسی پر عمل جاری ہے، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ (کتاب الثقات لابن حبان ج 9 ص 90 وسندہ حسن)

5- امام شعبہ بن الکجج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے عید کے دن یونس بن عبیدلے تو کہا: "تَقْبِلُ اللّٰهَ مِنَّا وَمِنْكُمْ" (کتاب الدعاء للطبرانی ج 2 ص 1334 ح 929 وسندہ حسن)

اس روایت کے راوی حسن بن علی العمری ان روایات میں صدوق حسن الحدیث تھے، جن میں ان پر انکار نہیں کیا گیا تھا اور اس روایت میں بھی ان پر انکار ثابت نہیں ہے۔ نیز دیکھئے لسان المیزان بحاشیاتی (ج 2 ص 414-415)

6- طحاوی نے اپنے استاذوں اور معاصرین بکار بن قتیبہ، امام مزنی، یونس بن عبدالاعلیٰ اور ابو جعفر بن ابی عمران کے بارے میں کہا کہ جب انہیں عید کی مبارکباد دی جاتی تو وہ اسی طرح جواب دیتے تھے۔ (مختصر اختلاف العلماء ج 4 ص 385)

ان آثار سے معلوم ہوا کہ عید کے دن ایک دوسرے کو "تَقْبِلُ اللّٰهَ مِنَّا وَمِنْكُمْ" کہنا (اور مبارکباد دینا) جائز ہے۔ (31/کتوبر 2009ء)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

جلد 3۔ نماز سے متعلق مسائل۔ صفحہ 118

محدث فتویٰ